تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

تقریر

حضرت سیّدہ سعیدۃُ النساء صاحبہؓ
اہلیہ
حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحبؓ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا (الاحزاب:30)

یقیناً اللہ نے تم میں سے حُسنِ عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت ’’حضرت سیّدہ سعیدۃ النساء صاحبہؓ‘‘

حضرت سیّدہ سعیدۃ النساء صاحبہ 1868ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت سیّد گل حسین شاہ صاحب تھا۔ آپ حضرت مصلح موعودؓ کی خوشدامن اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی نانی جان تھیں۔

آپ کی شادی حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ سے ہوئی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عزیز صحابی، حضرت سیّد باغ حسن شاہ صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ کے نانا جان اور حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب کے دادا جان دونوں سگے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیوں اور پانچ بیٹوں سے نواز جن میں حضرت سیدہ مریم النساء بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مصلح موعودؓ، حضرت سیدہ زینب النساء بیگم صاحبہ المعروف بزرگ صاحبہ اہلیہ سید شیر شاہ صاحب، حضرت سیدہ خیر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ سید لال شاہ صاحب، حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ، حضرت ڈاکٹر حافظ سید حبیب اللہ شاہ صاحبؓ، حضرت حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحبؓ، حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ اور مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب شامل ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کے بعد جب آپ کو بتایا تو باوجود اس کے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں اچھے خیالات رکھتی تھیں لیکن خاندان کی وجہ سے بیعت سے رکی ہوئی تھیں۔ آپ کی بیعت کے بارے میں حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ’’مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تو میری اہلیہ گو حضرت اقدس کے بارے میں حسنِ ظن رکھتی تھیں تاہم لوگوں کی طعن و تشنیع کے علاوہ اس وجہ سے بھی بیعت سے رکی ہوئی تھیں کہ سابق مرشد کو جنہیں ہم پیشوا کہتے تھے کسی قدر خوش کرنا چاہیے تا کہ وہ بد دعا نہ کریں۔ آپ اسی اثناء میں بیمار ہو گئیں یہ علالت باعث رحمت بنی۔ ٹائفائیڈ سے ان کی حالت اتنی سخت خراب ہو گئی کہ صحت یابی کی کچھ امید نہ تھی۔ میرے مشورہ پر آپ نے اپنے بھتیجے شیر شاہ کو حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لیے اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کی خدمت میں نسخہ کے لیے بھیج دیا کہ امید ہے خداوند کریم صحت دے گا۔ وہ دوسرے روز حضورؑ کی خدمت میں پہنچا اور اُس نے دعا کی درخواست پیش کی۔ حضور نے اُسی وقت توجہ سے دعا کی اور فرمایا کہ مَیں نے بہت دعا کی ہے، اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے گا۔ آپ جا کر ڈاکٹر صاحب سے کہیں کہ گھبرائیں نہیں اور حضرت اقدس کے کہنے پر حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے ایک نسخہ تحریر کیا۔ جس روز حضور علیہ السلام نے دعا کی اس سے دوسرے روز شیر شاہ نے واپس آنا تھا۔ وہ رات اس مریضہ پر اس قدر سخت گزری کہ معلوم ہوتا تھا کہ صبح تک نہ بچیں گی۔ اور مریضہ کو بھی یہی یقین تھا کہ وہ نہیں بچیں گی۔ اسی روز انہوں نے خواب میں دیکھا کہ رعیہ میں مَیں جہاں ملازم تھا اس کے شفاخانہ کے باہر ایک بڑا خیمہ لگا ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ خیمہ مرزا صاحب قادیانی کا

ہے۔ آپ اپنی باری پر بہت ہی نحیف شکل میں پردہ کیے حضور علیہ السلام کی خدمت میں جا کر بیٹھ گئیں۔ پوچھنے پر کہ کیا تکلیف ہے انہوں نے انگلی سے سینہ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ مجھ کو بخار، دل کی کمزوری اور سینہ میں درد ہے۔ حضور علیہ السلام نے اسی وقت ایک خادمہ سے ایک پیالہ پانی منگوا کر اس پر دم کر کے اپنے ہاتھ سے ان کو دیا اور فرمایا کہ اس کو پی لیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ پھر حضور علیہ السلام اور سب لوگوں نے دعا کی اور وہ پانی انہوں نے پی لیا۔ پھر میری اہلیہ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں اور اسم شریف کیا ہے۔ فرمایا کہ مَیں مسیح موعود اور مہدی موعود ہوں اور میرا نام غلام احمد ہے اور قادیان میں میری سکونت ہے۔ خدا کے فضل سے پانی پیتے ہی ان کو صحت ہوگئی یعنی خواب میں۔ اس وقت انہوں نے نذر مانی کہ حضور کی خدمت میں بیعت کے لیے جلد حاضر ہوں گی۔ خواب کے بعد وہ بیدار ہو گئیں۔ شیر شاہ جب دوسرے روز صبح واپس پہنچا۔ اس رات کو بہت مایوسی تھی اور میرا خیال تھا کہ صبح جنازہ ہو گا۔ لیکن صبح بیدار ہونے پر انہوں نے آواز دی کہ مجھے بھوک لگی ہے مجھے کچھ کھانے کو دو اور مجھے بٹھاؤ اسی وقت اُن کو اٹھایا اور دودھ دیا اور سخت حیرت ہوئی کہ مردہ زندہ ہو گئیں … شیر شاہ بھی قادیان سے دوائی لے کر آ گیا اور اُس نے سارا ماجرا بیان کیا کہ حضرت اقدس نے بڑی توجہ اور درد دل سے دعا کی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ اچھی ہو جائیں گی۔ جب مَیں نے تاریخ کا مقابلہ کیا تو جس روز حضرت صاحب نے قادیان میں دعا کی تھی اسی روز خواب میں اُن کی زیارت ہوئی تھی اور یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ اس پر ان کا اعتقاد کامل ہو گیا اور جانے کے لیے اصرار کرنے لگیں۔ سو وہ صحت یاب ہوئیں تو ان کے بھائی سید حسین شاہ صاحب اور بھتیجے شیر شاہ کے ساتھ انہیں قادیان روانہ کر دیا۔ حضرت صاحب نے بڑی شفقت اور مہربانی سے اُن کی بیعت لی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر 927)

آپؓ بیعت کرنے سے پہلے بھی صاحب حال تھیں۔ پیغمبروں، اولیاء اور فرشتوں کی زیارت کر چکی تھیں۔ آپؓ نے اپنے خاوند حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کو بتایا کہ مَیں نے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ نے وُسطیٰ اور سبابہ دو انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا کہ مَیں اور مسیح ایک ہیں۔ آپ کو سچے خواب دیکھنے سے حضرت ڈاکٹر شاہ صاحب کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا تھا۔ آپ نے ہی اُن کو کہا تھا کہ آپ تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان جائیں اور سخت بے قراری ظاہر کی کہ ایسے شخص کی صحبت سے جلد فائدہ اٹھانا چاہیے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ آپ کے ہی اصرار پر حضرت شاہ صاحب تین ماہ کی رخصت لے کر مع اہل وعیال قادیان پہنچے تھے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا تھا اور اپنے قریب کے مکان میں رہائش کے لیے جگہ دی اور خاص شفقت سے پیش آئے۔

سامعین! آپ کے کہنے پر کہ حضور علیہ السلام کی تقاریر اور درس مرد حضرات تو سنتے ہیں مگر خواتین ان سے محروم رہتی ہیں اس لیے عورتوں کی طرف بھی انتظام ہونا چاہیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواتین کو بھی درس دینا شروع کیا تھا اور بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولوی نور الدین صاحبؓ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ نے بھی خواتین کو درس دینا شروع کیا تھا بلکہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ابتداء میں درس دیتے ہوئے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اب شاہ صاحب کی صالحہ بیوی ایسی آئی ہیں جس نے اس کارِ خیر کی طرف حضور کو توجہ دلائی اور تقریر کرنے پر آمادہ کیا۔ تمہیں ان کا نمونہ اختیار کرنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ آپ سے فرمایا تھا کہ آپ کے ساتھ ہمارے تین تعلق ہیں ایک تو آپ ہمارے مرید ہیں دوسرے آپ سادات ہیں تیسرا ہمارا آپ کے ساتھ ایک اور تعلق بھی ہے۔ یہ کہہ کر حضور علیہ السلام خاموش ہو گئے۔ آپ کو حضور علیہ السلام کے اس آخری فقرہ پر حیرانی بھی ہوئی اور آپ نے گھر آکر اس کا ذکر حضرت ڈاکٹر صاحب سے بھی کیا جس پر انہوں ے کہا کہ کوئی روحانی تعلق ہو گا۔ اس وقت صاحبزادی حضرت سیدہ مریم النساء بیگم صاحبہ کی ولادت نہیں ہوئی تھی۔ حضور علیہ السلام کی یہ بات ایک عرصے کے بعد حضرت سیدہ مریم النساء بیگم صاحبہ کے حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد پورا ہوا اور اس تعلق سے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں مقدس خاندانوں کو نسلاً بعد نسل پاک صالح اور متقی اولاد سے نوازا اور مسند خلافت بھی عطا فرمائی۔

سامعین! آپ نہایت متقی اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ آپ نے بچپن سے آخر تک عمر عبادت الٰہی میں گزاری۔ اپنے بچپن اور جوانی میں "پارسا" کے لقب سے مشہور تھیں۔ بیعت کرنے کے بعد آپ ہر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتیں۔ رات کے بارہ ایک بجے آپ بیدار ہو جاتیں اور صبح تک نوافل اور نماز میں مصروف رہتیں۔ نماز میں زار وزار روتیں حتیٰ کہ بعض اوقات رونے کی وجہ سے آپ کی ہچکی بندھ جاتی۔ دن اور رات کا ایک بڑا حصہ عبادت میں گزرتا اور کئی کئی گھنٹوں کی عبادت سے آپ تھکتی نہیں تھیں۔ آپ دوسروں کو بتاتی تھیں کہ نماز تو وہ ہوتی ہے جب انسان عرش معلیٰ پر جا کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرے۔ مَیں نماز سے سلام نہیں پھیرتی جب تک میری روح اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ نہیں کرتی۔ آپ ایک مرتبہ کسی سفر پر تشریف لے گئیں۔ ایک برساتی نالہ کی طغیانی کی وجہ سے آپ کو ایک معزز

گھرانے میں چند دن ٹھہرنا پڑا۔ ایک روز آپ نے اپنے دیرینہ ملازم بابا اندر جی سے کہا کہ میری نمازوں کی کیفیت پہلے جیسی نہیں رہی۔ میرا اندازہ ہے کہ اس خاندان کی آمد میں حرام کی ملونی ہے۔ چنانچہ آپ وہاں سے فوراً واپس رعیہ چلی گئیں۔

خدمتِ دین کے لیے ہر وقت مالی قربانی کے لیے تیار رہتیں۔ مسجد فضل لندن کے چندہ کی تحریک کے سلسلہ میں حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ تشریف لائے تو دس پندرہ پونڈ جو آپ نے اپنی بیٹی مریم کی شادی پر اس کے ہاتھ پر رکھنے کے لیے رکھے ہوئے تھے وہ سارے حافظ صاحب کو بھجوا دیے اور کہا کہ اس وقت مجھے اتنی ہی توفیق ہے آپ کسی کو نہ بتائیں۔

سامعین! حضرت سیّدہ سعیدۃ النساء صاحبہؓ کی وفات 13 اور 14 نومبر 1923ء کی درمیانی شب کو اچانک دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی۔ وفات کے وقت آپؓ کی عمر صرف 55 برس تھی۔ آپ ہمیشہ دعا کرتی تھیں کہ جان کنی کی تکلیف سے اللہ تعالیٰ بچائے سو ایسا ہی ہوا اور آرام سے اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

قربِ رحمت مآب حاصل ہو
وصلِ عالی جناب ہو جائے

(کمپوز ڈبائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿